سوال

(8) عید میلادالنبی ﷺ کے جواز میں فَلْيَفْرَحُوا آیت سے استدلال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں آمد پر خوشی کا اظہار ہے اور خوشی منانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے :

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا... ۵۸ ... سورة یونس

اس آیت میں یہ واضح ہے کہ ہم اللہ کے فضل اور رحمت پر خوش ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سب سے بڑی رحمت ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۱۰۷ ... سورة الأنبياء

اس پر خوشی منانے سے تو کافر کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ ابو لہب سے ہر سوموار کے دن عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے کیونکہ اس نے اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت دینے والی اپنی لونڈی کو آزاد کردیا تھا۔ قرآن مجید کی اس آیت اور بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانا درست ہے۔ آپ لوگ کیوں نہیں مناتے ؟ اور مجلہ میں ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، ہجرت، تبلیغ، جہاد، امت پر شفقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دوسرے احوال پر مسلمان سے خوشی مطلوب ہے۔ یہ خوشی سال کے 360 دنوں میں سے صرف ایک دن یا رات تک محدود نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہر وقت اور ہر حالت میں ہونی چاہیے۔ یہ کس قدر زیادتی ہے کہ ہم مسلمان ہو کر سال میں صرف ایک دن تو خوشی اور جشن منائیں باقی سارا سال نہ ہمیں آپ کا قول و فعل یاد رہے، نہ ہی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ نظر آئے بلکہ ہماری زندگی کا ہر پہلو یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کی رسم و رواج کا مظہر ہو اور سال میں صرف ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر وہ بھی ان غیر مسلم قوموں کی مشابہت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے اسوہ کے خلاف گزرے۔ قرآن مجید کی آیت فَلْيَفْرَحُوا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی اور جشن منانے کا استدلال حقیقت میں تحریف قرآن ہے۔ کیونکہ فَلْيَفْرَحُوا کا معنی خوشی مناؤ کون سی لغت میں ہے ؟ بتاؤ کس مفسر یا مترجم نے لکھا ہے کہ فَلْيَفْرَحُوا کا معنی جلوس نکالو، بھنگڑے ڈالو، موسیقی بجاؤ، بیل چھکڑے، بسیں، ٹرک، ٹرالیاں سجا کر میدان میں آؤ گنبد خضراء کا ماحول بناؤ اور اونٹوں پر بیٹھ کر گلی گلی گھومو، شرکیہ نعتیں پڑھو۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ ،زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ ،اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اورتابعین رحمۃ اللہ علیہ کے بلند پایہ مفسرین نے اس "فضل" اور رحمت" کی تفسیر اسلام اور قرآن مجید کے ساتھ کی ہے جس کی تائید اس سے پہلی آیت بھی کرتی ہے ۔امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ،امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ ،امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ،ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بہت سے مفسرین نے بھی یہی تفسیر کی ہے ۔ ائمہ کی تفاسیر میں سے کسی بھی تفسیر میں نہیں ہے کہ اس رحمت سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہے ۔ یہ واضح ہوکہ لوگوں کےلیے اصل رحمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور رسالت ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَمَا أَرسَلنٰكَ إِلّا رَحمَةً لِلعٰلَمينَ ١٠٧ ... سورة الأنبياء

یہ آیت نص ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت جہانوں کےلیے رحمت ہے ۔اور صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے ۔ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ مشرکین کےلیے بددعا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً"

"کہ میں لوگوں پر لعنت کرنے کےلیے نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں ۔ "

یہ آیت اور حدیث دونوں اس بات کو واضح کررہی ہیں کہ جہانوں کےلیے رحمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے ۔ دوسرا جو بخاری شریف کی حدیث سے استدلال ہے وہ بھی باطل ہے :

1۔ پہلی وجہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ کہ دین اسلام وحی کے علاوہ کسی چیز سے ثابت نہیں ہوتا اور یہ بخاری کی حدیث میں جس بات کا تذکرہ ہے ۔ وہ خواب ہے اور خواب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ،جوکہ وحی ہوتا ہے بلکہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے اور ہے بھی ان کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ۔ ایک کافر آدمی کے خواب سے دین کیسے ثابت ہوسکتا ہے ،جسے بیان بھی اس نے حالت کفر میں کیا ہو؟

2۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کافر کو مرنے کے بعد اس کے اچھے اعمال کی جزا نہیں ملتی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَقَدِمنا إِلىٰ ما عَمِلوا مِن عَمَلٍ فَجَعَلنٰهُ هَباءً مَنثورًا ٢٣ ... سورة الفرقان

"اور ہم پہنچے ان کے عملوں کی طرف جو انہوں نے کیے تھے تو ہم نے اسے اُڑتی ہوئی خاک بنا دیا ۔ "

دوسری آیت :

أُولٰئِكَ الَّذينَ كَفَروا بِـٔايٰتِ رَبِّهِم وَلِقائِهِ فَحَبِطَت أَعمٰلُهُم فَلا نُقيمُ لَهُم يَومَ القِيٰمَةِ وَزنًا ١٠٥ ... سورة الكهف

"یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا ، اس لئے ان کے اعمال غارت ہوگئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے "

3۔ اگر ابولہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا سن کر خوش بھی ہوا تھا تو وہ ایک طبعی خوشی تھی کیونکہ ہر انسان اپنے عزیزوں کے بچے کی پیدائش پر خوش ہوتا ہے ۔ اور جو خوشی اللہ کےلیے نہ ہو، اسکا کوئی ثواب نہیں ملتا اور پھر کیا وہ خوشی ہر سال مناتا تھا یا ایک ہی مرتبہ اس نے منائی تھی ۔

4۔ قرآن مجید کی نصوص سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ کفار کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَالَّذينَ كَفَروا لَهُم نارُ جَهَنَّمَ لا يُقضىٰ عَلَيهِم فَيَموتوا وَلا يُخَفَّفُ عَنهُم مِن عَذابِها كَذٰلِكَ نَجزى كُلَّ كَفورٍ ٣٦ وَهُم يَصطَرِخونَ فيها رَبَّنا أَخرِجنا نَعمَل صٰلِحًا غَيرَ الَّذى كُنّا نَعمَلُ أَوَلَم نُعَمِّركُم ما يَتَذَكَّرُ فيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجاءَكُمُ النَّذيرُ فَذوقوا فَما لِلظّٰلِمينَ مِن نَصيرٍ ٣٧ ... سورة الفاطر

"اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں (36) اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے، (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"

دوسری آیت :

إِنَّ المُجرِمينَ فى عَذابِ جَهَنَّمَ خٰلِدونَ ٧٤ لا يُفَتَّرُ عَنهُم وَهُم فيهِ مُبلِسونَ ٧٥ ... سورة الزخرف

"یقیناً مجرم جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے عذاب اور وہ اس میں نااُمید ہو کر پڑے رہیں گے۔"

5۔ اگر واقعی آپ کے خیال میں ان دلیلوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی اور جشن منانے کا شرعی حکم ثابت ہوتا ہے تو خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو اس کی سمجھ نہ آئی۔ اگر انہیں بھی سمجھ تھی تو انہوں نے یہ جشن کیوں نہیں منایا؟

پھر اس روایت میں ہے کہ ابولہب نے کہا: میں اپنی انگلی سے پانی چوستا ہوں۔ جبکہ انگلی اس کے ہاتھوں کا جز ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

تَبَّت يَدا أَبى لَهَبٍ وَتَبَّ ١ ... سورة اللهب

"ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا۔"

قرآن مجید کی یہ آیت بھی اس کی تردید کر رہی ہے اب بات ابولہب کی درست ماننی ہے یا قرآن کی؟ فیصلہ کریں۔

اور یاد رکھیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دین اسلام میں وہ چیزیں داخل کر دیں جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین پہنچانے میں خیانت کی ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

بلکہ خوشی کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس میں کسی قسم کا اضافہ کرنے سے پرہیز کریں اور دل وجان سے اسلام کے احکامات تسلیم کریں۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت واتباع ہے۔ (از ع۔ع مجلة الدعوة جولائی 1997ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل